"اب بھی یہی درست ہے کہ متفقہ فیصلہ پر عمل کو اختیار کیا جائے تو انسب ہے"

حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے متفقہ فیصلہ سے اتفاق فرمایا ہے مگر اپنی پہلی تحریر ناظم جمعیت سے واپس منگوا کر درج ذیل تحریر اپنے مبارک قلم سے لکھ دی، امید ہے کہ حضرت کی اس تحریر کی روشنی میں علماء کرام اور عوام متفقہ فیصلہ پر عمل کر کے اتحاد و یکجہتی کا ثبوت دیں گے۔

باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ

۱۶ شعبان ۱۴۰۳ھ کو صبح صادق، بیاض شفق، غروب شفق، عشاء و سحر سے متعلق گفتگو کے لئے جمعیۃ علماء برطانیہ کی مجلس جو کل اسمبلی ہوئی احقر بھی حاضر ہوا۔ اس سے قبل علمائے کرام کی مشترکہ تحریرات اس مسئلہ پر احقر مطالعہ کر چکا تھا اور ایک تحریر خود لکھ کر اپنی رائے کے ساتھ پیش کر دی تھی جس کا حاصل یہ تھا کہ اس مسئلہ میں رائے مختلف ہیں اور ہر رائے کے لئے دلیل ہے، ایسی حالت میں اتفاق دشوار معلوم ہوتا ہے۔ احقر کے خیال میں جو رائے پوری دنیا میں متوارث ہے کتاب و سنت کے موافق معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی اور اس پر عمل کرنے سے اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان شاء اللہ ذمہ بری ہو جائے گی۔ مگر پھر علمائے کرام نے گفتگو کر کے ایک رائے پر اتفاق کر لیا اور کسی نے اس کو باطل نہیں کہا تو پھر احقر نے بھی اس پر دستخط کر دئے اور اپنی تحریر واپس منگالی جو احقر کو وصول ہو گئی۔

مختلف آراء ہیں ایک رائے پر جب اتفاق ہو گیا تو اس کو اختیار کرنے میں عوام خلفشار سے محفوظ رہیں گے۔ اگرچہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے اس میں تحقیقات کی ہر حال گنجائش ہے لیکن عوام کو الجھن میں ڈالنے سے احتراز چاہئے۔ احقر نے اپنی تحریر میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہر ایک کو دوسروں پر اعتراض کی کوشش نہ کی جائے اور دوسروں کے قول کو باطل قرار نہ دیا جائے کیونکہ ہر ایک دلیل ہے [illegible]۔ اب بھی یہی درست ہے کہ متفقہ فیصلہ پر عمل کو اختیار کیا جائے تو انسب ہے۔ عوام کو از خود دینی مسائل میں رائے قائم کرنے کا حق نہیں ان کے ذمہ حضرات علماء کا اتباع ہے۔

احقر محمود عفی عنہ ۲۳ شعبان ۱۴۰۳ھ

تقسیم بتاریخ ۱۱ رمضان ۱۴۰۳ھ 23-6-83

شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء برطانیہ ہیڈ آفس ... پارک

Tel 729717

سبحانہ تعالیٰ

۱۶ شعبان ۱۴۴۳ھ سنیچر کو صبح صادق، بابت نقشہ اوقات سحر سے متعلق گفتگو
کرنے کیلئے جمعیۃ علمائے برطانیہ کی میٹنگ ہوئی اسمیں احقر بھی حاضر ہوا۔ اس سے
قبل علمائے کرام کی متعدد تحریرات اس مسئلہ پر احقر مطالعہ کر چکا تھا اور
ایک تحریر خود لکھکر اپنی رائے سامنے پیش کر دی تھی جسکا حاصل یہ تھا کہ
اس مسئلہ میں رائے مختلف ہیں اور ہر رائے کیلئے دلیل ہیں۔ ایسی حالت
میں اتفاق دشوار معلوم ہوتا ہے۔ احقر کے خیال میں جو رائے پوری دنیا میں متوارث ہے
[illegible] ہوتے ہوئے معلوم ہوتا ہے اور دل اسکی گواہی دیتا ہے اسپر عمل کرنے سے
اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان شاء اللہ تعالیٰ ذمہ بری ہو جاتا ہے۔
مگر پھر علمائے کرام نے گفتگو کرکے ایک رائے پر اتفاق کر لیا اور
کسی نے اسکو باطل نہیں کہا تو پھر احقر نے بھی اسپر دستخط کر دئے اور اپنی تحریر
واپس نکال لی جو احقر کو درست [illegible]
مختلف آرا میں سے ایک رائے پر جب اتفاق ہو گیا تو اسکو اختیار کرنے میں عوام کیلئے زیادہ
محفوظ راستہ ہے اسلئے اگرچہ یہ مسئلہ احتیاطی ہے اسمیں تحقیقات کی ہر حال
گنجائش ہے لیکن عوام کو الجھن میں ڈالنے سے احتراز چاہئے اور [illegible]
احقر نے اپنی تحریر میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنی رائے کو دوسروں پر زبردستی تھوپنے کی کو[شش]
نہ کی جائے اور دوسروں کے قول کو باطل قرار نہ دیا جائے کیونکہ سب ہی دلیلوں پر مبنی ہے
[illegible] کیا جائے تو از [illegible]
اب بھی میں اور خواہش ہے کہ متفقہ [illegible] حضرات علما کا اجتماعی
عوام کو از خود دینی مسائل میں رائے قائم کرنے کا حق نہیں [illegible]

احقر محمود ۲۳ شعبان ۱۴۴۳ھ